سوال نمبر # 03

تعارف

اسلام نے انسانی حقوق کا تصور پیش کیا اور ان کی حفاظت کے لیے اقدامات بھی کئے۔ اسلام نے ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی جو امن و سلامتی کا مرکز بن گیا۔ اسلام نے انسانی حقوق اور بالخصوص خواتین کے وقار کو تسلیم کیا اور بلند بھی کیا۔ اسلام نے جو انسانی حقوق کے تحفظ کا تصور پیش کیا اس نے عرب کی تاریخ بدل دی

اسلام سے قبل عرب کے حالات

اسلام میں قبل عرب میں انصاف، امن و آشتی اور عزت غیر محسوس تھی۔ غلاموں، عورتوں اور طبقاتی تفریق عروج پر تھی۔ یہ سب اہل عرب کے ظلم و ستم کا شکار تھے۔ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اور اس خوشخبری کی برائی کے باعث چھپتا پھرتا ہے کہ آیا اسے ذلت سے قبول کر کے زندہ رہنے دے یا پھر دفن کر دے۔ دیکھو کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔

اسلام کی آمد ۔ عورتوں کا وقار

اسلام نے عورتوں کو عزت قرار دیا اور انہیں برابر کا رتبہ عطا کیا۔ حضور پاک ؐ نے اپنی حیات میں

عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک کی مثالیں قائم کیں۔
اسلام نے عورتوں کو آزادی دی اور ان کے حقوق کو محفوظ کیا

۱۔ عورت کو آزادی رائے

اسلام سے قبل کو عورت کو آزادی رائے کا حق حاصل نہیں تھا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق خلافت فرما رہے تھے اور فرمایا "عورتوں کے مہر زیادہ نا باندھا کرو۔ اگر مہر زیادہ باندھنا اچھی ہوتی تو آپ اس کے زیادہ مستحق ہوتے۔ ایک عورت نے سوال کیا کہ قرآن میں تو اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور دیا ان میں سے کسی ایک کو ڈھیر سامان تو اس میں سے کچھ نا لو"۔ حضرت عمر نے فرمایا بے شک تم لوگ مجھ سے زیادہ علم والے ہو۔

ہجرت مدینہ کے بعد ایک مرتبہ حضرت عمر نے حضور پاک سے شکایت کی کہ ہماری عورتیں بھی انصار کی عورتوں کو دیکھ کر معاملات میں دخل اندازی کرنے لگی ہیں۔ آپ نے فرمایا "انصار کی عورتیں اچھی عورتیں ہیں۔ اور اس طرح اسلام نے عورت کا وقار بلند کیا کہ وہ بھی رائے کا اظہار کرے۔

۲۔ زندگی کا حق

اسلام کی آمد نے جہالت میں ڈوبے اہل عرب کو روشنی سے منور کیا۔ عرب جو اپنی بیٹیوں کو زندہ رہنے کے قابل بھی نہیں سمجھتے تھے اسلام نے انہیں یہ

حق بھی دیا۔ قرآن میں ارشاد ہے،

اور جب اسے بیٹی کی خوشخبری دی جاتی ہے
تو وہ غمزدہ ہو جاتا ہے اور اس کا منہ سیاہ
ہو جاتا ہے۔

3۔ تعلیم کی حقدار عورت

اسلام نے ہر انسان کو علم حاصل کرنے پر زور دیا۔ اسلام میں تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ قرآن کریم کی پہلی آیات میں اللہ نے 'اقراء' کا لفظ استعمال کیا جس کا مطلب ہے 'پڑھنا'۔ اسلام نے یہ حق کسی تفریق کے بغیر تمام انسانوں کو دیا دیا ہے۔ حضور پاک کا ارشاد ہے۔

جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، ان کو
تعلیم و تربیت دی، ان کی شادی کی اور
ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھا تو اس کا
ٹھکانا جنت ہے۔

4۔ معاشرت اور حسن سلوک

حضور نے اپنی زندگی میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیا ہے۔ عورت بھی اتنی ہی عزت کی حق دار ہے جتنا ایک مرد۔ آپ نے عورت کو بیوی کے روپ میں عزت بخشتے ہوئے فرمایا:

عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا

اس سے واضح ہوتا ہے کہ میاں اور بیوی دونوں ایک دوسرے کی عزت ہوتے ہیں۔ ایک اور موقع پر آپ

CamScanner

نے فرمایا،

کوئی مسلمان مرد اپنی مسلمان بیوی سے نفرت نا کرے۔

5۔ تمدنی حقوق کا تصور

اسلام نے عورت کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے معاملات میں فیصلہ کر سکے۔ عورت کو شادی کے معاملے میں اپنے ہم سفر کے انتخاب کی آزادی دی گئی۔ اس بارے میں ارشاد ہے

عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔

اگر کسی بچی کا نکاح بچپن میں کر دیا جائے اور بالغ ہونے پر اسے اس نکاح پر اعتراض ہو تو اسے پوری اجازت دی گئی کہ وہ یہ رشتہ ختم کر سکتی ہے اس پر کوئی پابندی نہیں۔

6۔ معاشی تحفظ

اسلام عورتوں کو جائیداد کے معاملے میں بھی پورا اختیار دیتا ہے۔ عورت کما بھی سکتی ہے اور اپنی مرضی سے خرچ بھی سکتی ہے اور وراثت کی حقدار بھی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا:

عورتوں کا مہر خوشی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اس میں سے تمہیں کچھ واپس دے دیں تو خوشی اور مزے سے کھاؤ۔

حضرت خدیجہ اس چیز کی مثال ہیں، وہ عرب کی

ایک دولت مند تجارت کرنے والی عورت تھی۔

7۔ جنگی محاذ میں عورت کی شرکت

اسلام نے عورتوں کو کسی بھی شعبے سے محروم نہیں رکھا۔ عورت کا وقار اسلام نے اس سے بھی بلند کیا کہ وہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق ملکی معاملات جیسے جنگ وغیرہ میں بھی شریک ہو سکتی ہے۔ **لیلیٰ الغفار**، جو جنگوں میں شریک ہوتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ **ام سلیط** اسلام لائیں اور خیبر اور حنین میں شریک ہوئیں۔ **ام عمارہ** کے بارے میں حضور پاک فرماتے ہیں: **احد کے موقع پر جدھر بھی رخ کرتا ام عمارہ کو موجود پاتا۔**

8۔ وراثت کی حقدار

اسلام اس بات کی تردید کرتا ہے کہ وراثت کے اصل حقدار صرف بیٹے ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے
جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا
اور عورتوں کے لیے بھی ماں باپ اور رشتہ داروں
کے ترکہ میں حصہ ہے۔ وہ زیادہ ہو یا کم
اللہ کا مقرر کردہ حصہ ہے۔

(7:4)

9۔ عورت کا اپنے حق میں آواز اٹھانا

عورت جب مظلوم ہو تو اسے کوئی پابندی نہیں کہ وہ اپنے

حق میں آواز نہ اُٹھائے اور ظلم و ستم برداشت کرے۔ ایک عورت کی شکایت کرنے پر تو اللہ نے ایک سورۃ نازل کر دی۔ خولہ بنت ثعلبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی کہ ان کے شوہر نے ان کو طلاق دے دی ہے۔ اس بارے میں اللہ نے ارشاد فرمایا

اور اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑتی تھی۔ بے شک اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔

(المجادلۃ)

ایک مرتبہ خولہ نے بھرے بازار میں حضرت عمر کو روک کر کہا۔ تم وہی عمر ہو نا جو بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اے عمر! اب امیر المومنین ہو گئے ہو لیکن اپنا وقت نہ بھولنا اور لوگوں پر ظلم نہ کرنا۔ صحابہ نے ان کو روکنے کی کوشش کی کیونکہ ان کے سامنے تو وہ عمر تھے جو چھتیس ہزار شہروں کا فاتح تھے جن کا نام سن کر قیصر اپنے تخت پر لرزتا تھا۔ حضرت عمر نے کہا یہ تو وہ عورت ہے جس کی بات اللہ نے آسمان پر سنی تو میں اس کی بات زمین پر کیوں نہ سنوں

۱۵۔ تعلیم و تربیت

عورتوں کے تعلیم کے تصور میں حضرت عائشہؓ کی مثال عام ہے۔ وہ مجتہد صحابیہ تھیں اور فتوے بھی دیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ امیر معاویہ جو حکمران تھا حضرت عائشہ کو خط لکھا کہ ان کو کوئی نصیحت کریں

11- اسوہ رسول۔ عورتوں کا وقار

حضور پاک نے حضرت حلیمہ کے لیے اپنی چادر ان کے پاؤں میں بچھا دی۔ حضرت فاطمہ کے آنے پے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور نے اپنی زندگی میں کبھی کسی غلام، خادم یا بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ حنین کے قیدیوں میں ایک عورت نے آپ کی بہن ہونے کا دعوہ کیا کہ اس نے بھی حضرت حلیمہ کا دودھ پیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا

دودھ کا رشتہ بھی نسب کے رشتے جیسا ہے۔

آپ نے اس عورت بہن سے فرمایا اگر تم مدینہ جانا چاہو تو میرے ساتھ چلو تمہارا بھائی تمہاری کفالت کرے گا۔

ان سب مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کو کس قدر عزت بخشی ہے۔ عورت چاہے جس بھی روپ میں ہو وہ عزت کی حقدار ہے۔ اسے تو جنگ میں بھی مارنے کی اجازت نہیں ہے۔

سوال نمبر #5

اجتہاد عربی زبان کے لفظ 'جہد' سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں کوشش کرنا۔

علامہ آمدی اپنی کتاب الاحکام فی اصول الاحکام میں فرماتے ہیں۔

اجتہاد امر شرعی کے بارے میں

یہ دلیل حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے کہ یہ شریعت کے موافق ہے یا نہیں۔

خورشید احمد کے مطابق اجتہاد شریعت کا تیسرا اہم ماخذ ہے۔

۱۔ اجتہاد کی اہمیت

اجتہاد کی اہمیت آج کے دور میں سب سے زیادہ ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ انسانی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ آج اکیسویں صدی میں جب ٹیکنالوجی عروج پر ہے تو ایسے افراد کی ضرورت ہے جو اجتہاد سے ان مسائل کا حل کر سکیں۔
امت مسلمہ آج اپنی بلندی سے زوال کی طرف جا رہی ہے اور ایسے ماہرین ایسے مجتہدین کی ضرورت ہے جو اسلام کو دوبارہ سے انسانی زندگی کا مرکز بنا سکیں۔ اسلام ہر دور کا دین ہے اور اس میں کوئی دورائے نہیں کہ وہ زندگی کے ہر شعبے کے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ پھر آج اسلامی تعلیمات سے دوری نے مسلمانوں کو مغربی تہذیب کی طرف گامزن کر دیا ہے اور یہ مسلمانوں کے زوال کی سب سے بڑی وجہ ہے۔

۲۔ امت مسلمہ اور اجتہاد

امت کے معنی ہیں گروہ۔ امت مسلمہ سے مراد مذہب کے نام پر قائم ہونے والا گروہ یا برادری۔

امت مسلمہ کے لیے اجتہاد کا راستہ کھولا گیا تاکہ وہ بدلتے وقت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو نہ بھول سکیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ کے قیام اور انسانیت کی تشکیل کے لیے اجتہاد کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔ اجتہاد کے بارے میں قرآن اور حدیث میں بھی حکم ملتا ہے۔

3۔ اجتہاد۔ قرآن کی روح سے

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اور جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم انہیں ضرور اپنا راستہ دکھائیں گے۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ قرآن میں بھی اجتہاد کا حکم دیا گیا ہے۔

4۔ اجتہاد حدیث سے

ایک مرتبہ جب حضور پاکؐ نے حضرت معاذ کو گورنر مقرر کیا۔ تو ان سے سوال پوچھا کہ اگر کوئی مسئلہ پیش آئے تو کیا کریں گے۔ حضرت معاذ نے کہا کہ وہ قرآن سے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپؐ نے پوچھا کہ اگر قرآن میں اس کا حل موجود نا ہوا تو کیا کریں گے۔ آپؐ نے جواب دیا وہ پھر سنت کی روشنی میں مسئلے کا حل تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔ حضور پاک نے پوچھا اگر سنت سے بھی حل نا ملا تو کیا کریں گے۔ اس پر معاذ رضؓ

نے کہا کہ وہ اپنی عقل سے اجتہاد کریں گے اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں برتیں گے۔ حضور پاک نے اس جواب کو پسند فرمایا۔

احد کے موقع پر جب دشمن نے حضور پاک کو گھیر لیا تو ام عمارہ نے بھی ان کا تحفظ کیا۔ حضور فرماتے ہیں وہ جدھر بھی رخ کرتے ام عمارہ کو موجود پاتے۔ کیونکہ اس موقع پر ام عمارہ نے اجتہاد کیا کہ حضور کی حفاظت پوری امت مسلمہ کی حفاظت ہے۔

5- مجتہد کی اہلیت

امت مسلمہ کے قیام اور انسانی تشکیل میں ایک اہلیت کے حامل مجتہد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جو انکی تعلیمات کو اچھے طریقے سے استعمال میں لائے۔ مجتہد کی اہلیت درج ذیل ہے۔

1- قرآن کی تعلیمات پر مکمل عبور رکھتا ہو کہ کون سی آیت کس صورتِ حال میں نازل ہوئی۔

2- حدیث پر مکمل حکم

3- عربی زبان پر حکم

4- قابل اعتماد آدمی ہو جس پر لوگ اپنے دین کے معاملات میں اعتبار کر سکیں۔

6- کیا آج کے دور میں اجتہاد ممکن ہے؟

اجتہاد کا راستہ اس لیے بند کیا گیا کہ حکمران یا

طاقت ور لوگ اپنے مطلب کے لیے اجتہاد کا راستہ نہ استعمال کر سکیں۔
لیکن کچھ ایسے بھی لوگ گزرے ہیں جو اسلامی نظام کی خاطر اجتہاد کی خدمتیں سرانجام دیتے رہے ہیں اس میں سر فہرست:

1. امام ابن تیمیہ
2. شاہ ولی اللہ

7۔ تنظیم المدارس کا اجتہاد

پاکستان میں موجود مدارس جو اجتہاد کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں درج ذیل ہیں

1. تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان
2. وفاق المدارس الشیعہ
3. وفاق المدارس العربیہ
4. وفاق المدارس السلفیہ

امت مسلمہ کے قیام اور انسانیت کی تشکیل میں اجتہاد کا اہم کردار ہے۔ لیکن افسوس فرقہ واریت نے اجتہاد میں بھی مسلمانوں کو تقسیم کر رکھا ہے۔ جب تک فرقہ واریت کا دور ہے تو امت مسلمہ کے اتحاد کا تصور پختہ نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کو ایک امت کا تصور پیش کرنا چاہیے اور دنیا کے سامنے اپنے فرقے کی نسبت نہیں بلکہ امت مسلمہ کی جانب سے پیش ہونا چاہیے۔

10

سوال نمبر # 02

تعارف

نماز کو عربی میں "صلوۃ" کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے پرہیزگاری۔ اسلام کا اہم رکن ہے نماز۔ یہ دین اور دنیا کے درمیان انسان کو کامیابی کی ضمانت پیش کرتی ہے۔ نماز کا تحفہ حضور پاک کو معراج کے موقع پر دیا گیا۔

حضور پاک کا ارشاد ہے

نماز جنت کی کنجی ہے۔

جنت میں ہی کے حصول کے لیے انسان ساری زندگی محنت کرتا ہے۔ جنت کا تصور انسان کو دلیل دیتا ہے کہ اس تک پہنچنے کا راستہ جنت ہے۔

نماز کی اہمیت

نماز انسان کی سماجی، سیاسی، اخلاقی اور روحانی زندگی میں کردار ادا کرتا ہے۔

(1) نماز کے سماجی زندگی پر اثرات

نماز سماج میں اتحاد پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ جب مسلمان دن میں پانچ بار نماز کی غرض سے مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو ان میں بھائی چارے کی فضا قائم ہوتی

CS CamScanner

ہے۔ ان میں صلح رحمی کے لیے جگہ پیدا ہوتی ہے
جب انسان خود کو خدا کے قریب محسوس کرتا
ہے تو وہ اس کی مخلوق سے بھی پیار کرتا ہے۔
جیسے کہ ارشاد ہوا

ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ
اس سے پیار کرتا ہے جو اللہ کے کنبے سے پیار
کرتا ہے۔

نماز تقوی کے حصول کا بھی بہترین ذریعہ ذریعہ ہے۔
اس بارے میں ارشاد ہوا:

نماز قائم کرو یہ تقوی کے
زیادہ قریب ہے۔

بھائی چارہ، صلح رحمی اور تقوی وہ خصوصیات ہیں
جو کسی بھی اسلامی سماج کے لیے بہت اہم ہیں

2) نماز کے روحانی زندگی پر اثرات

نماز انسان کو آخرت کی یاد
دلاتی ہے اور انسان کو آخرت کا عذاب دنیا
کے گناہوں سے باز رکھتا ہے کیونکہ ارشاد ہے۔
آپ نے فرمایا:

مرنے کے بعد سب سے پہلے نماز کا سوال
پوچھا جائے گا۔

اسی طرح نماز انسان کو شیطان کے عمل سے بچانے
کا بہترین راستہ ہے۔ شیطان خود کو ہو جے
جانے سے مایوس ہو گیا ہے لہذا وہ اب مسلمانوں

کی عبادت میں خلل ڈالتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

جب کوئی اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کر دیتے ہیں۔ وہ پھر اسکا ساتھی ہو جاتا ہے

3) نماز کے اخلاقی زندگی پر اثرات

نماز کا مطلب ہی پرہیز گاری ہے اس لیے یہ انسان کو پرہیز گار بنا کر اللہ کے قریب کر دیتی ہے
پرہیز گار انسان انسانیت کے لیے نفع مند ثابت ہوتا ہے۔

نماز قائم کرو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے۔

اور ساتھ ہی فرمایا

بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور برے کاموں سے۔

نماز انسان کے اخلاق کو سنوار دیتی ہے کیونکہ اس کے دل میں ہمیشہ آخرت سے نجات کا خوف ہوتا ہے۔ اور جو نماز ادا نہیں کرتے وہ آخرت میں دردناک عذاب کا سامنا کریں گے۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ

جب ان سے پوچھتے ہیں کہ کس چیز نے تم کو دوزخ میں ڈالا

تو وہ لوگ جواب دیں گے کہ

ہم نمازی نا تھے

نماز انسان کو اطمینان قلب دیتی ہے اور دنیا اور

آخرت کے خوف سے آزاد کرتی ہے۔ نماز سے انسان
میں رجائیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ بے حیائی اور گناہ سے
بچنے کا ذریعہ ہے۔ حضور پاک نے فرمایا:
نماز کی مثال ایسے ہے جیسے کسی کے
گھر کے سامنے نہر گزرتی ہو اور وہ
دن میں پانچ مرتبہ اس میں نہاتا ہو
تو جیسے جسم پر کوئی گند نہیں بچے گا اسی
طرح کوئی گناہ بھی نہیں بچے گا۔
ایک موقع پر خزاں کے وقت حضور پاک نے ایک
درخت کی سرٹہنی پکڑی اور اسے زور سے ہلایا
اس کے سارے پتے جھڑنے لگے۔ حضور نے صحابہ
کرام سے فرمایا جب تم نماز پڑھتے ہو تو تمہارے
گناہ بھی ایسے ہی جھڑتے ہیں۔
نماز اللہ کے حضور اپنی درخواست پیش کرنے کا
بہترین ذریعہ ہے۔ جیسے آپ نے فرمایا کہ جب
کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے تو گویا اپنے رب
سے چپکے چپکے باتیں کرتا ہے۔

نماز انسان کی زندگی کا اہم رکن ہے اور اس کے سماجی، اخلاقی
اور روحانی پہلو پر اثر انداز ہوتی۔ حضور نے فرمایا کہ
نماز قائم کرو جب رات ایک تہائی رہ جائے کیونکہ
تب اللہ تعالیٰ ہمارے قریبی آسمان پر تشریف فرما ہوتے
ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
کون ہے جو دعا کرتا ہے کہ اس کی دعا
قبول کروں، کون ہے جو مانگے

10

تنگ رہا ہے کہ اسے عطا کرو، کون ہے
جو بخشش چاہتا ہے کہ اسے بخشش دوں

سوال نمبر # 56

عقیدہ عربی زبان کے لفظ عقد سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے باندھنا، یا گرہ لگانا۔ اصطلاح میں اس سے مراد باندھی ہوئی یا گرہ لگائی ہوئی چیز۔ ہمارے عقیدے ہمارے اعمال کے محرک ہوتے ہیں۔ اور تمام اعمال انہیں عقائد پر مبنی ہوتے ہیں۔ عقیدہ کی مثال ایک بیج جیسی ہے اور عمل اس پر اگنے والا پودا۔

اسلام کے بنیادی عقائد میں توحید، رسالت، فرشتوں پر ایمان اور آخرت شامل ہے۔

۱۔ توحید

توحید سے مراد ایک اللہ پر ایمان لانا ہے۔ اس میں وجودِ باری تعالیٰ پر ایمان اور اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں واحد ماننا ہے۔ اللہ قرآن میں فرماتے ہیں۔

اگر ان میں علاوہ اللہ کے کوئی
معبود ہوتا تو ان میں فساد
برپا ہو جاتا

۲۔ رسالت

رسالت بھی اسلام کا اہم اور بنیادی عقیدہ ہے۔

جو اس چیز پر ایمان کی دلیل ہے کہ رسول اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندے ہوتے ہیں۔
رسالت کا مطلب ہے پیغام پہنچانا اور رسول پیغام پہنچانے والے کو کہتے ہیں۔ قرآن میں اللہ فرماتے ہیں

اور وہ نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے بلکہ ہم حکم سے بھیجا ہوا

3۔ آخرت

عقیدہ آخرت بھی اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس کے علاوہ ختم نبوت پر ایمان اور فرشتوں پر ایمان بھی بنیادی عقیدے ہیں۔ آخرت پر یقین کا مطلب ہے کہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ دنیا کے ختم ہونے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور ان سے ان کے اعمال کی بابت سوال ہوگا۔ کافر عقیدہ توحید کو ماننے والے نہیں ہوتے اور ان کے بارے میں قرآن دلیل پیش کرتا ہے کہ وہ پوچھتے ہیں

کون ہے جو زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب وہ بوسیدہ ہو جائیں گی

تو اس کے جواب میں قرآن میں آتا ہے کہ

وہی زندہ کرے گا جس نے زندہ کیا پہلی بار۔

10

Write conclusion at the end.
Improve paper presentation
Add refrences ore refrences from Quran and hadith